اشاعتِ اوّل: ماہِ شوال 1440ھ/جون 2019

نکاح سے متعلق معاشرے میں رائج ایک غلط نظریے کی اصلاح کیجیے!

نکاح
کسی بھی مہینے میں منحوس نہیں!

مبین الرحمٰن

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

بدعات ورسومات

سے نفرت

اور

سنّت سے محبّت

کرنے والوں کے نام۔۔

کروڑوں رحمتیں ہوں ان پر!!

ہمارے معاشرے میں ماہِ محرم، صفر، شوال اور ذوالقعدہ میں نکاح کرنے کو معیوب اور غلط سمجھا جاتا ہے بلکہ ان مہینوں میں نکاح کرنے کو نحوست کا باعث قرار دیا جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ نکاح کی تاریخ طے کرنے سے پہلے باقاعدہ ان مہینوں پر نظر رکھی جاتی ہے کہ اگر کہیں ان مہینوں میں نکاح کی تاریخ آرہی ہو تو بدفالی اور بدشگونی لیتے ہوئے اسے تبدیل کیا جاتا ہے تاکہ نحوست سے حفاظت ہوسکے اور شادی کامیاب رہے۔ مہینوں کو منحوس قرار دینے کے معاملے میں علاقوں اور قوموں کے نظریات بھی باہم مختلف ہیں کہ مختلف قومیں مختلف مہینوں کو منحوس قرار دیتی ہیں۔

ایسے بے بنیاد نظریات وتوہمات میں عموماً خواتین زیادہ مبتلا ہوتی ہیں اس لیے اس معاملے میں بھی مردوں کے مقابلے میں خواتین زیادہ دخل اندازی اور اصرار کرتی ہیں اور بھرپور کوشش کرتی ہیں کہ نکاح کی تاریخ ان مہینوں میں نہ آنے پائے۔ افسوس کہ آج کا مسلمان دینِ اسلام کی تعلیمات سے کس قدر بے خبر ہے!!

اس لیے ہر مسلمان کو چاہیے کہ اس سے متعلق شریعت کی تعلیمات کو سمجھے تاکہ معاشرے میں رائج یہ غلط فہمیاں دور ہوسکیں۔ ذیل میں اس غلط فہمی کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

سال کے تمام مہینے اللہ ہی کے ہیں:

یہ قمری اور اسلامی سال اللہ تعالیٰ ہی کا ہے اور اللہ ہی نے اسے بنایا اور مقرر فرمایا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ سورۃ التوبہ میں فرماتے ہیں:

إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِندَ اللهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتٰبِ اللهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَآ أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ۚ ذٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ ۚ فَلَا تَظْلِمُوا فِيهِنَّ أَنفُسَكُمْ ۚ وَقٰتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَآفَّةً كَمَا يُقٰتِلُونَكُمْ كَآفَّةً ۚ وَاعْلَمُوٓا أَنَّ اللهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ﴿٣٦﴾

ترجمہ: حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے نزدیک مہینوں کی تعداد بارہ مہینے ہے، جو اللہ کی کتاب (یعنی لوحِ محفوظ) کے مطابق اُس دن سے نافذ چلی آتی ہے جس دن اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا۔ ان بارہ مہینوں میں سے چار حرمت والے مہینے ہیں۔ یہی دین (کا) سیدھا (تقاضا) ہے۔ (آسان ترجمہ قرآن)

اس آیت سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ اسلامی سال کے بارہ مہینے اللہ تعالیٰ نے خود مقرر فرمائے ہیں، جس سے اسلامی سال اور اس کے مہینوں کی قدر وقیمت اور اہمیت بخوبی واضح ہوتی ہے۔ اسی طرح اس سے معلوم ہوا کہ ان بارہ مہینوں میں سے چار مہینے حرمت، عظمت اور احترام والے ہیں، ان کو **اَشْهُرُ الْحُرُم** بھی کہا جاتا ہے، یہ مضمون متعدد احادیث میں آیا ہے جس سے ان چار مہینوں کی تعیین بھی واضح ہو جاتی ہے، جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے کہ:

٣١٩٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللهُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ، السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا، مِنْهَا: أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ، ثَلَاثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ: ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ، وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ».

ترجمہ: حضور ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا کہ ’’زمانہ اب اپنی اسی ہیئت اور شکل میں واپس آگیا ہے جو اُس وقت تھی جب اللہ نے آسمان اور زمین کو پیدا فرمایا تھا، سال بارہ مہینوں کا ہوتا ہے، ان میں سے چار مہینے حرمت (، عظمت اور احترام) والے ہیں، تین تو مسلسل ہیں یعنی: ذُوالقعدہ، ذُوالحجہ اور مُحرم، اور چوتھا مہینہ رجب کا ہے جو کہ جُمادی الثانیہ اور شعبان کے درمیان ہے۔‘‘

حُرمت اور عظمت والے ان چار مہینوں کے خصوصی تذکرے سے یہ بات بھی بخوبی واضح ہو جاتی ہے کہ ان سے متعلق نحوست، بدفالی اور بدشگونی کے تمام خیالات وتوہمات غلط ہیں، مزید تفصیل آگے بیان ہوگی ان شاءاللہ۔

سال کے مہینوں کے احکامات بھی اللہ ہی کی طرف سے ہیں:

جب یہ بات واضح ہوگئی کہ یہ قمری اور اسلامی سال اللہ تعالیٰ ہی کا ہے اور اللہ ہی نے اسے بنایا اور مقرر فرمایا ہے تو اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ اللہ ہی سال بھر کے احکامات کا نازل کرنے والا ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے ذریعے قرآن وسنت کی صورت میں امت کو سال بھر کے احکامات

وتعلیمات بیان فرمادیے ہیں، ان احکامات میں اپنی طرف سے کمی یا زیادتی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات کی خلاف ورزی ہے۔

کسی مہینے میں شادی کو ناجائز اور غلط قرار دینے کا اختیار اللہ ہی کے پاس ہے:

کس مہینے میں شادی جائز ہے اور کس میں ناجائز؛ یہ طے کرنے کا اختیار اللہ ہی کے پاس ہے کہ وہی حاکم ہے، اس لیے بندوں کے پاس یہ اختیار نہیں کہ وہ دین میں اپنی طرف سے اضافہ کرتے ہوئے کسی مہینے میں شادی کو معیوب یا منحوس قرار دیں۔ اس لیے اس معاملے میں بھی شریعت ہی کی پیروی کی جائے گی۔

کسی مہینے میں شادی کرنے کو معیوب یا غلط سمجھنا دین میں زیادتی ہے:

جب اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے ذریعے قرآن وسنت کی صورت میں امت کو سال بھر کے احکامات وتعلیمات بیان فرمادیے ہیں تو ان تعلیمات کی رُو سے سال کے کسی بھی مہینے اور کسی بھی تاریخ کو شادی کی ممانعت نہیں، بلکہ ہر مہینے میں شادی کرنا جائز ہے، اس لیے کسی مہینے میں شادی بیاہ کو غلط، منحوس یا معیوب سمجھنا دین میں اپنی طرف سے زیادتی کے زمرے میں آتا ہے جو کہ قرآن وسنت کی رُو سے سنگین جرم ہے۔

کسی مہینے میں شادی کرنے کو معیوب یا غلط سمجھنا بِلا دلیل ہے:

ساتھ میں یہ واضح رہے کہ کسی مہینے میں شادی بیاہ کو غلط، منحوس یا معیوب سمجھنا ایک حکم شرعی کے زمرے میں آتا ہے اور حکمِ شرعی کے لیے کوئی معتبر شرعی دلیل کی ضرورت ہوتی ہے جبکہ نحوست کا یہ نظریہ بلا دلیل ہے جس کا قرآن وسنت اور شرعی دلائل سے کوئی ثبوت نہیں۔

اسلام میں نحوست کا تصور:

اسلام میں کسی دن، کسی مہینے، کسی سال یا کسی چیز کی نحوست کا کوئی تصور ہی نہیں ہے البتہ نحوست صرف گناہ میں ہے، ساری نحوستیں اللہ کی نافرمانی کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہیں، افسوس کہ آج کا مسلمان دنوں اور مہینوں کو نحوست زدہ قرار دے کر ان میں شادی سے تو گریز کر لیتا ہے لیکن شادیوں میں اللہ کی نافرمانی نہیں چھوڑتا جو کہ نحوست کی اصل وجہ ہے!! شیطان نے نحوست کے حقیقی اسباب و وجوہات ہماری نگاہوں سے پوشیدہ کر لی ہیں جن میں ہم مبتلا ہیں، اور اللہ کو ناراض کر کے شادی خانہ آبادی کی بجائے شادی خانہ بربادی کا سامان مہیا کیے جاتے ہیں!! شیطان نے ہماری نافرمانیوں کو کس قدر مزیّن کر کے پیش کیا ہے!! کس قدر شیطان نے گناہوں کی سنگینی دِلوں سے مٹادی ہیں!! اللہ کی نافرمانی کس قدر ہلکی چیز تصور کی جاتی ہے!! اس لیے شادیوں میں نحوست سے بچنا ہو اور شادی کو کامیاب بنانا ہو تو اللہ کی نافرمانی سے بچیے اور شادی سنت کے مطابق کیجیے!!

صحیح بخاری میں ہے:

٥٧٥٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَكَمِ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ: أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ: أَخْبَرَنَا أَبُو حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ».

ترجمہ: حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مرض کا اللہ کے حکم کے بغیر دوسرے کو لگنا، بدشگونی، مخصوص پرندے کی بدشگونی اور صفر کی نحوست؛ یہ ساری باتیں بے بنیاد ہیں جن کی کوئی حقیقت نہیں۔

یہ حدیث یقیناً متعدد غلط فہمیوں کی اصلاح کے لیے کافی ہے۔

نکاح میں بلاوجہ تاخیر ممنوع ہے:

نکاح ایک حکمِ شرعی ہے جو کہ حضور ﷺ کی محبوب سنت ہے، ایک تو اس کے سنت ہونے کا تقاضا یہ ہے کہ اس پر عمل کرنے میں بلاوجہ تاخیر نہ کی جائے، دوم یہ کہ حضور ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ ”اے علی! تین چیزوں میں تاخیر نہ کرنا: ایک تو نماز میں تاخیر نہ کرنا جب

اس کا وقت ہو جائے، دوم: نمازِ جنازہ میں تاخیر نہ کرنا جب وہ تیار ہو جائے، سوم: غیر شادی شدہ لڑکی کے نکاح میں تاخیر نہ کرنا جب اس کے ہم پلہ کوئی مناسب رشتہ مل جائے۔ جیسا کہ مستدرک حاکم میں ہے:

٢٧٤٣- أَخْبَرَنِي الشَّيْخُ أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ: أَنْبَأَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ: ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُمَحِيُّ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «ثَلَاثٌ يَا عَلِيُّ لَا تُؤَخِّرْهُنَّ: الصَّلَاةُ إِذَا آنَتْ، وَالْجَنَازَةُ إِذَا حَضَرَتْ، وَالْأَيِّمُ إِذَا وَجَدَتْ كُفْؤًا».

اس لیے جب نکاح تیار ہو تو پھر نحوست کے اس بے بنیاد نظریے کو مد نظر رکھتے ہوئے ان مہینوں کی وجہ سے اس میں تاخیر کرنا نہایت ہی ناپسندیدہ عمل ہے جس سے اجتناب کرنا چاہیے۔

شادی سال بھر میں کسی بھی روز ممنوع، منحوس یا معیوب نہیں:

خلاصہ یہ ہوا کہ شرعی اعتبار سے شادی سال بھر میں کسی بھی روز منع نہیں بلکہ جب بھی کرنی ہو اس کے لیے سال کے تمام ایام میں سے کسی بھی دن کا انتخاب کیا جا سکتا ہے، اس لیے جو لوگ محرم، صفر، شوال یا کسی بھی مہینے میں نکاح غلط اور منحوس سمجھتے ہیں ان کی یہ سوچ بے بنیاد ہے کیونکہ قرآن وسنت سے اس بات کا کوئی ثبوت نہیں، ایسا نظریہ رکھنا دین کے سراسر خلاف ہے۔

ما قبل کی تفصیل ان غلط فہمیوں کے ازالے کے لیے کافی اور شافی ہے جس سے سال بھر میں شادی کرنا درست قرار پاتا ہے، البتہ ارادہ ہوا کہ انفرادی طور پر بھی بعض مہینوں سے متعلق تذکرہ کر لیا جائے تاکہ یہ اس غلط نظریے کی اصلاح میں مزید مفید ثابت ہو سکے۔

ماہِ محرم میں شادی کرنے کا حکم:

ماہِ محرم اُن چار بابرکت مہینوں میں سے ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے یہ کائنات بناتے وقت ہی سے بڑی عزت، احترام، فضیلت اور اہمیت عطا فرمائی ہے، جیسا کہ ماقبل میں تفصیل بیان ہوچکی۔ جب ماہِ محرم کی عظمت و حرمت واضح ہوگئی تو اس کی عظمت اور برکت کا تقاضا تو یہ ہے کہ یہ مہینہ شادی کے لیے نہایت ہی موزوں اور مناسب مہینہ ہے تاکہ اس کی برکت سے شادی بھی بابرکت بنے، جیسا کہ مختلف مقامات کی برکتیں ہوتی ہیں اسی طرح مہینوں اور ایام کی برکتیں بھی ہوتی ہیں، تعجب ہے کہ اس عظمت اور برکت والے مہینے میں شادی کو غلط یا منحوس کیسے سمجھا جاتا ہے!!

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی بنا پر ماہِ محرم میں شادی نہ کرنے کا حکم:

بعض لوگ حضرت حسین رضی اللہ اور ان کے رُفقا کی شہادت کو بنیاد بنا کر ماہِ محرم میں شادی سے گریز کرتے ہیں، یاد رہے کہ:

- شہادت تو نہایت ہی معزز اور مقدس چیز ہے، جو کہ امت کے خوش نصیب افراد کو عطا ہوتی ہے، اس لیے اس کی وجہ سے کسی مہینے یا دن میں نحوست کیسے آسکتی ہے؟؟ اور اس کی وجہ سے کسی مہینے میں شادی کیسے ممنوع ہوسکتی ہے؟؟
- قرآن وسنت سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ بڑی سی بڑی شخصیت کی شہادت کی وجہ سے کسی مہینے کے احکام پر اثر نہیں پڑتا کہ اس کی وجہ سے بعض جائز امور ناجائز یا ممنوع ٹھہریں، اس لیے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی وجہ سے ماہِ محرم کے احکام میں تبدیلی کا تصور قرآن وسنت کے مطابق نہیں، بلکہ واضح طور پر بلا دلیل ہے، خصوصا جبکہ حضور ﷺ کو اللہ نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر پہلے ہی سے دے دی تھی لیکن پھر بھی حضور اقدس ﷺ نے محرم کے مہینے سے متعلق کسی حکم میں تبدیلی نہیں فرمائی اور نا ہی اس بنا پر خصوصیت کے ساتھ اس مہینے سے متعلق کچھ مخصوص حکم ارشاد فرمایا۔

کیا محرم غم کا مہینہ ہے؟

بعض لوگ حضرت حسین اور ان کے دیگر جانثار احباب رضی اللہ عنہم کی شہادت کی وجہ سے اس مہینے کو غم کا مہینہ سمجھتے ہیں، جس کی وجہ سے وہ اس مہینے میں شادی بیاہ بھی نہیں کرتے، مکان کی تعمیر بھی نہیں کرتے، خوشی کی کوئی بھی تقریب نہیں کرتے، زیب وزینت اختیار نہیں کرتے، نئے کپڑے نہیں خریدتے اور نا ہی پہنتے ہیں، عورتیں مہندی نہیں لگاتی۔اسی طرح بعض لوگ غم کی وجہ سے اس مہینے میں سیاہ لباس پہنتے ہیں، سوگ مناتے ہیں؛ یہ تمام باتیں غیر شرعی ہیں۔ماہِ محرم کو غم کا مہینہ قرار دینا اور اس کی بنا پر غم منانا ہر گز درست نہیں، اس کی متعدد وجوہات ہیں:

- حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے دیگر جانثار احباب رضی اللہ عنہم کی شہادت یقیناً ایک نہایت ہی غمناک اور روح فرسا واقعہ تھا، لیکن ان کی شہادت کی وجہ سے ماہِ محرم کو غم کا مہینہ قرار دینا قرآن وسنت اور شرعی دلائل سے ہر گز ثابت نہیں، اس لیے یہ بات بلا دلیل ہے۔
- اور اگر حضرت حسین اور ان کے دیگر جانثار احباب رضی اللہ عنہم کی شہادت کی وجہ سے کسی مہینے کو غم زدہ قرار دینا درست مان لیا جائے تو پھر اسلامی تاریخ ایسی ہی المناک سانحات سے بھری پڑی ہے کہ سال کے بارہ مہینوں میں بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ کرام کی المناک شہادتیں ہوئی ہیں، جیسا کہ حضرت حمزہ، حضرت صہیب، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی اور دیگر بہت سے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی دردناک شہادتیں امت کی تاریخ کا حصہ ہیں، تو پھر ان کی شہادتوں کی وجہ سے تو سال بھر کو غم والا قرار دے دینا چاہیے، ظاہر ہے کہ اسے کون تسلیم کر سکتا ہے۔بلکہ سرکارِ دو عالم رحمتِ کائنات حضور ﷺ کے وصال کے واقعے کے مقابلے میں امت کے لیے کونسا سانحہ بڑا ہو سکتا ہے؟! لیکن اس کی وجہ سے بھی ربیع الاول کو غم والا مہینہ قرار دے کر سوگ کے احکام جاری کرنا کہیں سے ثابت نہیں۔
- کسی شخص کی وفات پر اس کے عزیز واقارب کے لیے سوگ منانے کا حکم یہ ہے کہ سوگ تین دن تک ہونا چاہیے، تین دن کے بعد بھی سوگ منانا دین کا تقاضا نہیں، البتہ جس عورت کا شوہر فوت ہو جائے اور وہ حاملہ نہ ہو تو اس کا سوگ چار ماہ دس دن تک ہے، لیکن اگر وہ حاملہ

ہو تو اس کا سوگ بچے کی پیدائش تک ہے۔ اس لیے تین دن کے بعد سوگ منانا شریعت کے خلاف ہے۔ (صحیح البخاری حدیث: 5334، احکام میت، فتاویٰ رحیمیہ)

جیسا کہ صحیح بخاری کی اس حدیث سے واضح ہے:

٥٣٣٤: قَالَتْ زَيْنَبُ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ تُوُفِّيَ أَبُوهَا أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ، فَدَعَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِطِيبٍ فِيهِ صُفْرَةٌ، خَلُوقٌ أَوْ غَيْرُهُ، فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا، ثُمَّ قَالَتْ: وَاللهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَاليَوْمِ الآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلاَثِ لَيَالٍ، إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا».

- جب یہ بات واضح ہوگئی کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی وجہ سے ماہِ محرم کو غم کا مہینہ قرار نہیں دیا جاسکتا، اس لیے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی وجہ سے آجکل جو غم منانے کے طور پر مختلف کام کیے جاتے ہیں یا مختلف نظریات قائم کیے جاتے ہیں؛ یہ سراسر غیر شرعی اعمال و نظریات ہیں۔

ماہِ صفر المظفر میں شادی کرنے کا حکم:

بعض لوگ ماہِ صفر کو نحوست والا مہینہ قرار دے کر اس میں شادی نہیں کرتے ہیں، یاد رہے کہ:

- یہ بات صریح احادیث کے خلاف ہے، جس کی تفصیل ما قبل میں بیان ہو چکی۔
- اس ماہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نکاح حضور ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ہوا۔ (البدایہ)

وضاحت: حضرت علی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما کے نکاح سے متعلق اختلاف ہے کہ کس مہینے کے ہوا، اس حوالے سے محرم، صفر یا ذوالقعدہ کا ذکر ملتا ہے۔ (سیرۃ مصطفیٰ حضرت مولانا ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ)

ماہِ ربیع الاوّل میں نکاح کا حکم:

- ماہِ ربیع الاول کو عظیم الشان شرف حاصل ہے کہ اس میں سرورِ دو عالم افضل الخلائق خاتم النبیین حضور اقدس ﷺ دنیا میں جلوہ افروز ہوئے، یقینا یہ شرف اور مقام کسی اور مہینے کو حاصل نہیں، اس لیے اس حیثیت سے ماہِ ربیع الاول کو سال بھر کے تمام مہینوں پر فضیلت وفوقیت حاصل ہے۔اس ماہِ مبارک کے لیے یہی فضیلت ومقام کافی ہے۔اس لیے اس ماہ میں شادی نہ کرنے کا تصور ویسے ہی بے بنیاد قرار پاتا ہے۔
- مزید یہ کہ اس ماہ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا نکاح حضور ﷺ کی صاحبزادی حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے ہوا۔(البدایہ، سیرۃ مصطفی حضرت مولانا ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ)

ماہِ شعبان میں نکاح کا حکم:

شعبان اسلامی سال کا آٹھواں مہینہ ہے۔اللہ تعالیٰ نے اس مہینے کو بھی بڑی ہی فضیلت اور عظمت عطا فرمائی ہے،اس میں شبِ برأت جیسی عظیم رات بھی ہے۔اس کی اہمیت کا اندازہ اس سے بھی بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ جب رجب کا مہینہ شروع ہوتا تو حضور اقدس ﷺ یہ دُعا مانگتے:

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ رَجَبٍ وَّشَعْبَانَ، وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ.

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے لیے رجب اور شعبان کے مہینے میں برکت عطا فرما اور ہمیں رمضان تک پہنچا۔

- کتاب الدعاء للطبرانی:

٩١١- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا دَخَلَ رَجَبٌ قَالَ: «اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي رَجَبٍ وَّشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ». (باب القول عند دخول رجب)

اور ماہِ شعبان کی فضیلت اس لیے بھی ہے کہ اس کے متصل بعد ہی رمضان کا نہایت ہی مبارک مہینہ ہے، جس کے لیے شعبان میں تیاری کرنے کا بہترین موقع میسر آجاتا ہے اور رمضان میں خوب سے خوب تر عبادات ادا کرنے کی پہلے ہی سے عادت ہو جاتی ہے، گویا کہ یہ مہینہ رمضان کی تمہید ہے۔

❖ مزید یہ کہ اس ماہ میں حضور ﷺ کا نکاح حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے ہوا۔ جیسا کہ اُسد الغابہ میں ہے:

وتزوج ﷺ حفصة بنت عمر بن الخطاب في شعبان سنة ثلاث.

(ذکر زوجاته وسراريه ﷺ)

ماہِ شوّال میں شادی کا حکم:

جہاں تک شوال کے مہینے میں نکاح کا تعلق ہے تو اس ماہ میں بھی نکاح کی کوئی ممانعت نہیں بلکہ یہ تو نکاح کے لیے موزوں مہینہ ہے، اس کی وجوہات یہ ہیں:

- ماہِ شوال ماہِ رمضان کے متصل بعد آنے کی وجہ سے اس مقدس ماہ کا پڑوسی ہے جس سے اس کی فضیلت واضح ہے۔
- ماہِ شوال میں اللہ تعالیٰ نے لیلۃ الجائزہ، صدقۃ الفطر، عید الفطر، نمازِ عید الفطر اور ماہِ شوال کے چھ روزوں جیسے مبارک اعمال وامور رکھے ہیں، جن سے اس ماہ کی اہمیت بخوبی واضح ہو جاتی ہے۔
- ماہِ شوال حج کے مبارک مہینوں میں سے پہلا مہینہ ہے، یہ بھی اس کی فضیلت کے لیے کافی ہے۔
- اس مہینے میں خود حضور اقدس ﷺ کا نکاح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہوا اور رخصتی بھی شوال ہی میں ہوئی اور اس سے زیادہ مبارک نکاح اور کس کا ہوگا!! چنانچہ اسی غلط نظریے کی تردید کرتے ہوئے یہی برکت والی بات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی ارشاد فرمائی ہے بلکہ اسی بنا پر وہ ماہِ شوال میں نکاح کو پسند فرماتی تھی، جیسا کہ صحیح مسلم میں ہے:

٣٥٤٨- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ -وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ- قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي شَوَّالٍ وَبَنَى بِي فِي شَوَّالٍ، فَأَيُّ نِسَاءِ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَانَ أَحْظَى عِنْدَهُ مِنِّي. قَالَ: وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَسْتَحِبُّ أَنْ تُدْخِلَ نِسَاءَهَا فِي شَوَّالٍ. (باب اسْتِحْبَابِ التَّزَوُّجِ وَالتَّزْوِيجِ فِي شَوَّالٍ وَاسْتِحْبَابِ الدُّخُولِ فِيهِ)

شرح مسلم للنووی میں اس حدیث کے ذیل میں فرماتے ہیں:

قَوْله: (عَنْ عَائِشَة رَضِيَ الله عَنْهَا قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي رَسُول الله ﷺ فِي شَوَّال، وَبَنَى بِي فِي شَوَّال، فَأَيّ نِسَاء رَسُول الله ﷺ كَانَ أَحْظَى عِنْده مِنِّي؟ قَالَ: وَكَانَتْ عَائِشَة تَسْتَحِبّ أَنْ تُدْخِل نِسَاءَهَا فِي شَوَّال)، فِيهِ اِسْتِحْبَاب التَّزْوِيج وَالتَّزَوُّج وَالدُّخُول فِي شَوَّال، وَقَدْ نَصَّ أَصْحَابنَا عَلَى اِسْتِحْبَابه، وَاسْتَدَلُّوا بِهَذَا الْحَدِيث، وَقَصَدَتْ عَائِشَة بِهَذَا الْكَلَام رَدّ مَا كَانَتْ الْجَاهِلِيَّة عَلَيْهِ، وَمَا يَتَخَيَّلهُ بَعْض الْعَوَامّ الْيَوْم مِنْ كَرَاهَة التَّزَوُّج وَالتَّزْوِيج وَالدُّخُول فِي شَوَّال، وَهَذَا بَاطِل لَا أَصْل لَهُ، وَهُوَ مِنْ آثَار الْجَاهِلِيَّة، كَانُوا يَتَطَيَّرُونَ بِذَلِكَ لِمَا فِي اِسْم شَوَّال مِنْ الْإِشَالَة وَالرَّفْع.

- حضور ﷺ کا ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح بھی ماہِ شوال ہی میں ہوا تھا۔

دیکھیے الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب لابن عبدالبر:

وأم سلمة بنت أبي أمية بن المغيرة المخزومية واسمها هند تزوجها سنة أربع في شوال.

جبکہ اسد الغابہ کے مطابق ان کا نکاح ماہِ شعبان میں ہوا۔

ماہِ ذوالقعدہ میں نکاح کرنے کا حکم:

جہاں تک ماہِ ذوالقعدہ میں نکاح کرنے کا تعلق ہے تو اس میں بھی شادی بیاہ کی کوئی ممانعت نہیں جس کی وجوہات یہ ہیں کہ:

- ماہِ ذوالقعدہ اُن چار بابرکت مہینوں میں سے ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے یہ کائنات بناتے وقت ہی سے بڑی عزت، احترام، فضیلت اور اہمیت عطا فرمائی ہے، جیسا کہ ماقبل میں تفصیل بیان ہو چکی، اس لیے جب ماہِ ذوالقعدہ کی عظمت وحرمت واضح ہوگئی تو اس کی عظمت اور برکت

کا تقاضا تو یہ ہے کہ یہ مہینہ شادی کے لیے نہایت ہی موزوں اور مناسب مہینہ ہے تاکہ اس کی برکت سے شادی بھی بابرکت بنے، جیسا کہ مختلف مقامات کی برکتیں ہوتی ہیں اسی طرح مہینوں اور ایام کی برکتیں بھی ہوتی ہیں، تعجب ہے کہ اس عظمت اور برکت والے مہینے میں شادی کو غلط یا منحوس کیسے سمجھا جاتا ہے!!

- ماہِ ذوالقعدہ حج کے مبارک مہینوں میں سے دوسرا مہینہ ہے، یہ بھی اس ماہ کی فضیلت کے لیے کافی ہے۔
- حضور ﷺ نے تقریبا تین عمرے اس ماہ میں ادا فرمائے، ظاہر ہے کہ یہ اس ماہ کے لیے کتنا بڑا شرف ہے! (اسلامی شادی از حکیم الامت تھانوی رحمہ اللہ)
- ساتھ میں یہ بھی یاد رہے کہ بعض اہلِ علم کے مطابق ماہِ ذوالقعدہ میں حضور ﷺ کا نکاح حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے ہوا تھا۔ جیسا کہ البدایہ والنہایہ میں ہے:

تزويجه عليه السلام بزينب بنت جحش:

ابن رِئَابِ بْنِ يَعْمَرَ بْنِ صَبِرَةَ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَبِيرِ بْنِ غَنْمِ بْنِ دُودَانَ بْنِ أَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ الْأَسَدِيَّةِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ وَهِيَ بِنْتُ أُمَيْمَةَ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَمَّةِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَكَانَتِ قَبْلَهُ عِنْدَ مَوْلَاهُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَتَادَةُ وَالْوَاقِدِيُّ وَبَعْضُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ: تَزَوَّجَهَا عَلَيْهِ السَّلَامُ سَنَةَ خَمْسٍ، زَادَ بَعْضُهُمْ: فِي ذِي الْقَعْدَةِ.

مبین الرحمٰن

نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی

9 شوال 1440ھ/13 جون 2019

03362579499